خانقاہ سراجیہ کندیاں
ایک علمی اور روحانی مرکز

محمد نذیر رانجھا
ادارۂ تحقیقات فارسی ایران۔ راولپنڈی

کندیاں سے اگر بذریعہ ٹرین ملتان کیطرف جائیں تو ڈھائی میل کے سفر کے بعد گاڑی ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر رکتی ہے۔ وہاں سے جنوب کیطرف چھ یا سات فرلانگ کے فاصلے پر درختوں کے جھنڈ میں ایک گنبد نظر آتا ہے ـــــ اس اسٹیشن کا نام "خانقاہ سراجیہ" ہے۔ اور وہ گنبد خانقاہ سراجیہ کی مسجد کا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے اس بستی کا یہی محل وقوع ہے۔ مگر علمی اور روحانی لحاظ سے اس بستی کے بارے میں بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ خانقاہ شریف کے بانی حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان قدس سرہٗ العزیز تھے اور آپ نے اس کا نام اپنے پیر و مرشد قطب الاولیاء حضرت مولانا سراج الدین نور اللہ مرقدہٗ کے نام نامی کی مناسبت سے خانقاہ سراجیہ رکھا تھا۔

بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب رح کے مختصر احوال شریف یہ ہیں:

ولادت باسعادت | آپ کی ولادت باسعادت موضع ککھڑا ضلع میانوالی میں ملک مستی خان صاحب رح کے گھر ۱۲۹۷ھ میں ہوئی۔

تعلیم | تعلیم قرآن سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو عربی علوم سیکھنے کا شوق ہوا۔ ککھڑے میں درس عربی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے آپ موضع سبلواں میں حضرت مولانا عطا محمد قریشی رح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عربی صرف نحو کی ابتدائی کتابیں ان سے پڑھیں۔ پھر بندھیال ضلع میانوالی کے مدرسہ میں حضرت مولانا نامی رح کے شاگردوں میں شامل ہوگئے۔ یہاں عربی کی متوسطات پڑھنے کے بعد تکمیل علم کیلئے ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ پہلے مراد آباد اور پھر کانپور تشریف لے گئے۔ یہاں مولانا احمد حسن رح کانپوری اور مولانا

عبید اللہ صاحبؒ بکھڑوی سے فقہ و حدیث تفسیر صرف و نحو، منطق و فلسفہ اور ادب و معانی کی کتابیں پڑھیں۔

تکمیل سلوک | جب آپ بڈھیال میں تحصیل علم میں مگن تھے، اسی دوران حضرت خواجہ محمد عثمان نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفۂ مجاز حضرت سید پیر لعل شاہؒ کے دستِ مبارک پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو گئے تھے۔ جب آنحضرتؒ اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے تو آپ سرتاج الاولیاء حضرت خواجہ محمد عثمان نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں تجدید بیعت کی غرض سے حاضر ہوئے مگر آنحضرت نور اللہ مرقدہٗ نے آپ کو فارغ التحصیل ہونے تک حضرت سید پیر لعل شاہؒ کے فرمودہ ذکر و شغل پر عمل پیرا رہنے کی تلقین فرمائی اور تحصیل سلوک کا جذبہ پختہ ہونے پر تجدید بیعت کا مشورہ دیا۔

جب آپ حصولِ علم سے فارغ ہوئے تو تحصیل سلوک کے ذوق نے آلیا۔ آپ حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر روحانی کمالات حاصل کرنے لگے یہاں تک کہ ولایت صغریٰ کی نہایت تک رسائی حاصل کر لی۔ جب حضرت خواجہ محمد عثمان نور اللہ مرقدہٗ نے اس خاکدان عالم فانی سے پردہ اختیار فرمالیا تو آپ نے آنحضرت کے خلیفۂ اعظم حضرت خواجہ سراج الدین نور اللہ مرقدہٗ سے تجدید بیعت کر لی۔

حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان قدس سرہٗ العزیز نے اپنے شیخ کی خدمت بجا لانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ سردی کے موسم میں رات بھر ٹل کے کرتے میں ملبوس ہو کر اپنے پیر و مرشد کے دروازے کے سامنے کھڑے ذکر و شغل میں مصروف رہتے اور دل میں تمنا یہ ہوتی کہ جیسے ہی پیر و مرشد حویلی سے باہر قدم رنجہ فرمائیں گے آپ کی پہلی نگاہ مجھ پر پڑے گی۔ اور اس روز کی پہلی خدمت بجالانے کا شرف بھی مجھے ہی نصیب ہوگا۔

عطائے خلافت | جب آپ نے سلوک کے سب مقامات پر عبور حاصل کر لیا تو آپ کے پیر و مرشد نے آپ کو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور دوسرے تمام سلاسلِ ولایت میں مجاز قرار دیدیا۔

آپ کے پیر و مرشد کو آپ کے کمالات پر اس قدر فخر تھا کہ اپنے ارادتمندوں کو فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں اور مشکلاتِ سفر برداشت نہیں کر سکتے وہ موسیٰ زئی شریف میں میرے پاس آنے کی بجائے حضرت مولانا احمد خانؒ سے کسبِ فیض حاصل کریں۔ انشاء اللہ انہیں میرے پاس آنے سے بھی زیادہ فائدہ ان سے پہنچے گا۔ جن لوگوں نے آپ کا زمانہ دیکھا ان کا کہنا ہے کہ آپ کے پاس بیسیوں صاحبِ سلوک آتے اور عرفان و تصوف کی منازل طے کرنے میں آپ سے روحانی فیض

حاصل کرتے، خانقاہ سراجیہ پہ طالبانِ حق کا تانتا بندھا رہتا۔ آپ اپنے علاقہ ضلع میانوالی کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے دور دراز کے علاقوں تک اپنے روحانی کمالات کی وجہ سے مشہور تھے۔

منقول ہے کہ آپ زندگی کے آخری دنوں میں فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کسی مرید کو محروم نہیں رکھا ہر شخص کو اس کی استعداد کے مطابق سلسلۂ نقشبندیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور کیا تعلیم و تربیت کا یہ دور مکمل ہو چکا ہے۔ اب آرزو ہے کہ اگر ذات باری تعالیٰ فرصت عطا فرمائے تو ایک نئے دور کا آغاز ہو۔ پہلے کی طرح طالبانِ حق کو داخل طریقہ کروں اور انہیں وصول الی اللہ کی سب منزلیں طے کراؤں۔

آپ سے بیشمار کرامات ظہور پذیر ہوئیں، آپ قیوم زماں اور حضرت اعلیٰ کے القاب سے مشہور تھے۔ خانقاہ سراجیہ کو آپ نے مثالی طریقت گاہ بنایا۔ مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی، ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی۔ کتاب خانۂ سعدیہ کی داغ بیل ڈالنے کے بعد اسے پاکستان کا ایک مثالی کتابخانہ بنایا۔ آپ کی ذاتِ عالیہ عرفان و تصوف کا آفتاب تھی۔ آپ ۳۰ سال تک رشد و ہدایت کے فلک پہ طلوع ہو کر اپنی ضیا پاشیوں سے طالبانِ حق کے دلوں کو روشنی بخشتے رہے۔

وصال مبارک | ۱۲ صفر ۱۳۶۰ھ کو ۶۳ سال کی عمر پا کر آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پر انوار خانقاہ سراجیہ کی مسجد کے شمال مغرب میں موجود ہے۔

جانشین اور خلفاء | آپ نے نائب قیوم زمان صدیق دوراں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب لدھیانوی کو اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بتیس ۳۲ تھی جو برصغیر پاک و ہند کے مختلف گوشوں میں لوگوں کو عرفان و تصوف سے مالامال کرتے رہے۔

مولانا محمد عبد اللہؒ کے مختصر احوال

نسب مبارک | آپ کے والد ماجد حضرت میاں نور محمدؒ ولد میاں قطب الدین موضع سلیم پور سدھوال تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ نہایت ہی دیندار، پاک طینت اور سادہ انسان تھے۔

ولادت باسعادت | حضرت مولانا محمد عبد اللہ قدس سرہٗ العزیز، میاں نور محمد صاحبؒ کے گھر ۵ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت | جب آپ کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو والد ماجد نے آپ کو قریبی مسجد میں تعلیم قرآن حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ آپ نے جلد ہی قاعدہ، پارہ عم کی ناظرہ تعلیم، شش کلمے،